6262 ـ اس نے اپنے متعلق کہا کہ (اگر اس نے سگرٹ نوشی کو تو اس پر اللہ کی لعنت) پھر سگرٹ نوشی کر لی

سوال

کیا مسلمان کے لیے اللہ کی قسم اٹھانا جائز ہے کہ وہ کبھی بھی سگرٹ نوشی نہیں کرے گا، مثال کے طور پر، اور اگر اپنی قسم پوری نہ کرے تو اس پر اللہ تعالی کی لعنت، (مثلا یہ کہے: اگر اس نے دوبارہ سگرٹ نوش کیا تو اس پر اللہ کی لعنت)؟
اگر یہ جائز نہیں تو جس نے ایسا جہالت میں کر لیا ہو اسے کیا کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے اوپر لعنت کرے، اور اللہ تعالی کے غضب کی قسم اٹھائے، اور کفر، دین سے خروج اور اسلام سے ارتداد کی قسم اٹھانا بھی جائز نہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

1 ـ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اگر اللہ لوگوں پر جلدی سے نقصان واقع کر دیا کرتا جس طرح وہ فائدہ کے لیے جلدی مچاتے ہیں، تو ان کا وعدہ کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا یونس (11).

قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مجاہد رحمہ اللہ کا قول ہے: یہ آیت اس شخص کے متعلق نازل ہوئی جو اپنے یا اپنے مال یا اولاد کے لیے بددعا کرتا ہے، جب غصہ میں آئے تو کہتا ہے: اے اللہ اسے تباہ کردے، اے اللہ اس میں برکت نہ کر، اور اس پر لعنت کر، یا اس طرح کی اور کوئی بددعا کرے، تو اگر اس کی یہ دعا قبول ہو جائے جس طرح خیر و بھلائی کی دعا قبول ہوتی ہے تو ان کا کام پورا ہو چکا ہوتا، تو یہ آیت مذموم اخلاق کے مالك کے بارہ میں نازل ہوئی، وہ لوگ جلدی قبولیت چاہتے ہیں، اور پھر بعض اوقات مذموم اخلاق اسے بددعا کرنے پر ابھارتا ہے اور اگر ان کی دعا جلد قبول ہو جائے تو وہ

دوبارہ ہلاك ہو جائيں.

ديكھيں: تفسير القرطبى (8 / 315).

2 ـ ثابت بن ضحاك رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے اسلام كے علاوہ كسى اور ملت پر قسم اٹھائى تو وہ ايسا ہى ہے جيسا اس نے كہا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (5700).

3 ـ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك شخص كو اپنے تيز نہ چلنے والے اونٹ كو لعنت كر رہا تھا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كون ہے جو اپنے اونٹ پر لعنت كر رہا ہے؟

اس شخص نے كہا اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميں ہوں، رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

اس سے اتر جاؤ، ہمارے ساتھ ملعون نہ چلے، اور تم اپنے اوپر بددعا نہ كيا كرو، اور نہ ہى اپنى اولاد كے ليے بد دعا كرو، اور نہ ہى اپنے مال كے ليے بددعا كرو، اگر اللہ تعالى كى طرف سے قبوليت كا وقت ہو تو تمہارى دعا قبول كر لى جائےگى"

صحيح مسلم حديث نمبر (3014).

دوم:

جو شخص ايسا كرے اسے كيا كرنا چاہيے؟

اس مسئلہ ميں علماء كرام كے مابين اختلاف ہے، بعض علماء كہتے ہيں كہ اس پر كفارہ ہے، اور دوسرے علماء كا كہنا ہے كہ اس پر كفارہ نہيں.

عبد الرزاق رحمہ اللہ تعالى نے مصنف عبد الرزاق ميں سلف رحمہ اللہ تعالى سے اس كے متعلق بعض آثار نقل كيے ہيں:

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے كہ انہوں نے ايسے شخص كے متعلق كہا: جو يہ كہے وہ يہودى يا نصرانى يا مجوسى يا اسلام سے برى ہے يا اس پر اللہ كى لعنت يا اس پر نذر ہے، ابن كا كہنا ہے كہ يہ قسم مغلظ

ہے"

مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر (15974).

طاؤوس رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جس شخص نے کہا: میں کافر ہوں، یا میں یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا اللہ مجھے ذلیل کرے، یا اس طرح کا کوئی کلمہ تو یہ قسم ہے، اس کا کفارہ ادا کرے"

مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر (15975).

ابن جریج رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" میں نے سنا کہ ایك شخص عطاء رحمہ اللہ تعالی سے کہہ رہا تھا: ایك شخص نے کہا کہ: مجھ پر اللہ کا غضب ہو، یا اللہ مجھے ذلیل و رسوا کرے یا کسی چیز کی اپنے خلاف دعا کی تو کیا میں کفر کا مرتکب ہو جاؤنگا؟

عطاء رحمہ اللہ تعالی نے جواب دیا:

اگر تم ایسا کرو تو مجھے یہ پسند ہے، اس نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں، تو عطاء نے کہا: تجھ پر کچھ لازم نہیں یہ قسم نہیں ہے"

مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر (15977).

اور ابن جریج رحمہ اللہ تعالی عنہ ہی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ عطاء رحمہ اللہ تعالی سے آدمی کے اس قول کے متعلق سوال کیا گیا: میں اللہ تعالی سے وعدہ اور عہد کرتا ہوں، اور پھر وہ اسے توڑ دے تو کیا یہ قسم ہے؟

عطاء رحمہ اللہ نے کہا: نہیں، لیکن اگر اس نے قسم کی نیت کی ہو، یا یہ کہے کہ اللہ تعالی مجھے ذلیل و رسوا کرے، یا کہے: مجھ پر اللہ کی لعنت، یا کہے: میں اللہ کے ساتھ شرك یا کفر کرونگا، یا اس طرح کا کوئی اور کلمہ، وہ کہتے ہیں: نہیں (یعنی یہ قسم نہیں ہے) مگر جو اللہ کی قسم کھائی جائے"

مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر (15978).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اسے راجح قرار دیا ہے کہ: کفارہ کے وجوب کی دلیل نہ ہونے کی بنا پر اس کے ذمہ کفارہ نہیں ہے.

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (13 / 465).

اور ہم نے فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن بن جبرین حفظہ اللہ تعالی سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا تو ان کا کہنا تھا:

یہ قسم نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے ذمہ کفارہ ہے، اسے اللہ تعالی سے اس پر توبہ کرنی چاہیے. اھـ

اور اگر مسلمان احتیاط سے کام لیتا ہوا قسم کا کفارہ ادا کر دے تو یہ زیادہ بہتر ہے.

واللہ اعلم .